اگر رفع یدین منسوخ ہے، تو تکبیراتِ عیدین میں کیوں کیا جاتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے، ہر دوسرا بندا سوشل میڈیا پر آکر اپنی من مانی کے مسائل بیان کررہا ہوتا ہے، حالیہ دنوں میں سوشل میڈیا پر یہ بات بیان کر کے احناف پر کافی اعتراضات کیے جارہے ہیں کہ حنفی لوگ کہتے ہیں کہ رفع یدین منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل نہیں کرسکتے، حالانکہ یہ لوگ عیدین میں تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کرتے ہیں، اگر رفع یدین منسوخ ہوچکا ہے، تو پھر سب نمازوں میں اس کو ترک کردیں، ورنہ دیگر نمازوں میں بھی رفع یدین کریں۔ کیا عیدین میں رفع یدین کرنے کا الگ سے حکم دیا گیا ہے؟ اس حوالے سے تسلی بخش رہنمائی کردیں؟ سائل: عبدالغنی (فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احناف کے نزدیک وترو عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں میں صرف تکبیرِ تحریمہ کے لیے رفع یدین (ہاتھوں کو اٹھانا) سنت ہے، رکوع سے پہلے یا بعد سنت نہیں، کیونکہ نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ابتداءً پنج وقتہ نمازوں کے درمیان رفع یدین فرمایا، پھر ترک فرمادیا اور اس سے منع بھی فرمادیا، یہی خلفائے راشدین، دیگر عشرہ مبشرہ اور کثیر فقہا صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عمل تھا، اسی لیے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ نمازِ پنج وقتہ کے درمیان (مثلاً رکوع سے پہلے اور بعد اور دیگر تکبیراتِ انتقالات کے وقت) رفع یدین منسوخ ہوچکا اور اب اس پر عمل کرنا خلافِ سنت ہے۔

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عیدین (عیدالفطر و عیدالاضحیٰ) کی زائد تکبیرات کے وقت رفع یدین کیوں کیا جاتا ہے، تو اس کا جواب جاننے کے لیے چند باتیں سمجھ لیجیے!

(1) نماز کی ادائیگی کے طریقہ کے لحاظ سے نمازیں چار طرح کی ہیں: (1) پنج وقتہ نمازیں۔ (2) وتر، جو نمازِ عشا کے بعد ادا کیے جاتے ہیں اور نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کا معمول شریف تہجد کے وقت ادا کرنے کا تھا۔ (3) نمازِ جنازہ، جو کسی مسلمان کے فوت ہونے پر ادا کی جاتی ہے۔ (4) نمازِ عید، جو سال میں دو دفعہ ادا کی جاتی ہے۔ ان سب نمازوں کو ادا کرنے کا طریقہ شریعتِ مطہرہ میں الگ الگ بتایا گیا ہے، کسی ایک نماز کے طریقہ کو دوسری نماز پر قیاس نہیں کر سکتے کہ نمازِ فجر کو نمازِ عید کے مطابق ادا کیا جائے یا ظہر کو نمازِ جنازہ کے مطابق ادا کیا جائے، ایسا نہیں ہو سکتا۔

(2) نمازوں کی مذکورہ بالا تقسیم کے لحاظ سے رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانے کی تین قسمیں ہیں:

(1) نماز کے شروع میں، یعنی تکبیرِ تحریمہ کے وقت، یہ بالاتفاق ہر نماز میں سنت ہے۔

(2) نماز کے درمیان میں، مثلاً رکوع میں جانے سے پہلے، اٹھنے کے بعد، سجدے میں جاتے یا اٹھتے وقت، تیسری رکعت کے لیے اٹھنے کے بعد، وغیرہ۔ احناف کے نزدیک ان سب مقامات پر رفع یدین ہر نماز کے اعتبار سے منسوخ ہے۔

(3) مخصوص نمازیں مخصوص مقام پر رفع یدین، جیسے نمازِ وتر میں تکبیرِ قنوت کے وقت اور عیدین میں چھ زائد تکبیرات کے وقت، یہ بھی تمام فقہائے کرام کے نزدیک سنت ہیں۔

(3) احناف مطلقاً رفع یدین کے منسوخ ہونے کے قائل نہیں، بلکہ صرف پنج وقتہ نمازوں کے درمیان نسخ کے قائل ہیں، یعنی جن مقامات پر نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے رفع یدین ترک فرما دیا اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی منع کر دیا، وہاں ہم نے بھی رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور جہاں منع نہیں فرمایا، وہاں ہم بھی کرتے ہیں اور نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے پنج وقتہ نمازوں کے درمیان رفع یدین سے منع فرمایا ہے، عیدین کی زائد تکبیرات میں کرنے سے منع نہیں فرمایا، اس لیے ہم عیدین کی زائد تکبیرات میں رفع یدین کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا تمہیدی گفتگو سے معلوم ہوا کہ احناف کا عمل ہر جگہ عین تعلیماتِ نبویہ کے مطابق ہے کہ جس مقام پر نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام رفع یدین فرماتے رہے، ترک نہیں فرمایا، ہم بھی وہاں رفع یدین کرتے ہیں کہ وہاں رفع یدین کرنا اب بھی سنت ہے اور جہاں رسول اللہ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے رفع یدین ترک فرما دیا، ہم نے بھی وہاں چھوڑ دیا کہ وہاں اب

سنت نہیں، لہٰذا یہ کہنا کہ "اگر عام نمازوں میں رفع یدین نہیں کرتے، تو عیدین میں بھی نہ کیا کرو یا ہر جگہ رفع یدین کرو" ہر گز درست نہیں، کیونکہ یہ سنّت اور احادیثِ طیبہ کے خلاف اپنی عقل کو ترجیح دینا ہے، جو شرعاً ممنوع ہے۔

تکبیراتِ انتقال کے وقت رفع یدین نہیں کیا جائے گا، اَحناف کا یہ عمل کثیر احادیث سے مؤید و ثابت ہے، یہاں فقط ایک حدیث پاک ذکر کی جاتی ہے، چنانچہ جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، مصنفِ ابنِ ابی شیبہ، مسندِ احمد اور سننِ کبری میں حضرت علقمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے طریق سے نقل کیا ہے:

"قال عبداللہ ابن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کی نماز کی طرح نماز نہ پڑھاؤں، پھر آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز پڑھائی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ کہیں ہاتھ نہ اٹھائے۔ (جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، جلد1، صفحہ59، کراچی)

مذکورہ حدیث کو روایت کرنے کے بعد حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ لکھتے ہیں:

"حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان واھل الکوفۃ"

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث، حدیثِ حسن ہے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و تابعین میں سے متعدد علماء کا یہی مذہب تھا اور یہی امام سفیان ثوری اور علمائے کوفہ کا بھی قول ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، جلد1، صفحہ59، کراچی)

عشرہ بشرہ سمیت کثیر صحابہ کرام اور فقہا تابعین و تبع تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اسی کے قائل تھے کہ تکبیراتِ انتقال کے وقت رفع یدین نہیں کیا جائے گا، جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی حنفی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ لکھتے ہیں:

"وروی عن ابن عباس انہ قال: ان العشرۃ الذین شھد لھم رسول اللہ بالجنۃ ما کانوا یرفعون ایدیھم الا لافتتاح الصلاۃ۔ قلت فعلی ھذا مذھب ابی حنیفۃ مذھب جماعۃ من الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم؛ اما من الصحابۃ: فابوبکر الصدیق، وعمر، وعثمان، وعلی، وطلحۃ بن عبیداللہ، والزبیر بن العوام، وسعد بن ابی وقاص، وسعید بن زید، وعبدالرحمٰن بن عوف، وأبوعبیدہ عامر ابن عبداللہ بن الجراح، فھٰؤلاء العشرۃ، وعبداللہ بن مسعود، وجابر ابن سمرۃ، والبراء بن عازب، وعبداللہ بن عباس، وعبداللہ بن عمر، وابوسعید الخدری، ومن التابعین ومن بعدھم: مذھب ابراھیم النخعی، وابن ابی لیلیٰ، وعلقمۃ، والأسود، والشعبی، وابی إسحاق، و خیثمۃ، وقیس، والثوری، ومالک، وابن القاسم، والمغیرۃ، ووکیع، وعاصم بن کلیب، وجماعۃ آخرین"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ **وہ دس صحابہ جنہیں رسول اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جنت کی بشارت دی سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔ میں کہتا ہوں یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے، جماعت صحابہ و تابعین اور ان کے بعد کا مذہب ہے۔ صحابہ میں سے** حضرت ابو بکر صدیق، عمر، عثمان، علی، طلحۃ بن عبید اللہ، الزبیر بن العوام، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبد الرحمٰن بن عوف، ابو عبیدہ عامر ابن عبد اللہ بن الجراح، یہ دس عشرہ بمشرہ ہوئے، اور عبد اللہ بن مسعود، جابر ابن سمرۃ، البراء بن عازب، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر، ابو سعید الخدری، جبکہ تابعین اور ان کے بعد والوں میں سے ابراھیم النخعی، ابن ابی لیلیٰ، علقمہ، اسود، شعبی، ابو اسحاق، خیثمہ، قیس، سفیان ثوری، امام مالک، ابن القاسم، مغیرۃ، وکیع، عاصم بن کلیب، ودیگر جماعت (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا مذہب ہے۔ (شرح سنن ابی داود، باب رفع الدین، جلد 3، صفحہ 303، مطبوعہ ملتان)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "رکوع وغیرہ میں رفع یدین ہمارے ائمہ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے نزدیک منسوخ ہوچکا ہے اور منسوخ پر عمل نا مشروع۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 409، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

عیدین کی زائد تکبیرات میں رفع یدین کا حکم ہے، چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے:

"عن ابن جريج، قال: قلت لعطاء يرفع الامام يديه كلما كبر هذا التكبير الزيادة في صلاة الفطر؟ قال: نعم، ويرفع الناس أيضا"

حضرت ابن جریج عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عطاء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی عید الفطر میں جب امام تکبیرات زوائد کہے گا، تو کیا ہاتھ کو بھی اٹھائے گا، تو فرمایا: ہاں اور مقتدی بھی ہاتھ اٹھائیں گے۔ (مصنف عبد الرزاق، جلد 4، صفحہ 27، مطبوعہ دار التاصیل)

شرح معانی الآثار کی حدیثِ پاک ہے:

"عن أبي يوسف رضي الله عنه، عن أبي حنيفة رضي الله عنه، عن طلحة بن مصرف، عن إبراهيم النخعي قال: ترفع الأيدي في سبع مواطن: في افتتاح الصلاة، وفي التكبير للقنوت في الوتر، وفي العيدين، وعند استلام الحجر، وعلى الصفا والمروة، وبجمع وعرفات، وعند المقامين عند الجمرتين"

یعنی: امام ابو یوسف، امامِ اعظم ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں اور امامِ اعظم، حضرت طلحہ بن مصرف رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم سے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراھیم نخعی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سات جگہوں میں ہاتھ

اٹھائے جائیں گے، نماز کے شروع میں، تکبیرِ قنوت میں، عیدین کی تکبیرات میں، حجرِ اسود کے استلام کے وقت، صفا ومروہ کے وقت، عرفات میں اور دونوں جمرات کے پاس کھڑے ہو کر۔ (شرح معانی الآثار، جلد2، صفحہ 178، مطبوعہ بیروت)

تکبیراتِ عیدین کے وقت ہاتھ اٹھانے پر فقہائے کرام کا اتفاق ہے، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے:

"وأجمعوا على أنه يرفع الأيدي في تكبير القنوت وتكبيرات العيدين"

ترجمہ: فقہائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تکبیرِ قنوت اور تکبیراتِ عیدین کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل فی صلاۃ العیدین، جلد1، صفحہ 207، مطبوعہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔" (بہارِ شریعت، حصہ3، صفحہ 521، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9431

تاریخ اجراء: 03صفر المظفر1447ھ/27جولائی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net